اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

470

روزنامہ

الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے (۲ر)

نمبر ۱۷۴	مطابق ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء	یوم یکشنبہ	مورخہ ۲۲ صفر ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۲

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی لاہور سے تشریف آوری

قادیان ۲۴ مئی: حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ آج بارہ بجے بذریعہ ٹرین لاہور سے واپس تشریف لائے۔ خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا جس میں موجودہ طوفان مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے نہایت پُرجلال اور ایمان افزا رُوح میں اُس کامیابی کا ذکر فرمایا جو جماعت احمدیہ کے لئے مقدر ہے۔

سجادہ نشین صاحب سیال کی دعوتِ مناظرہ کے متعلق "زمیندار" و "احسان" کی غلط بیانیاں

دعوتِ مناظرہ منظور کرنے کا کھلا اعلان

"الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں خواجہ قمر الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف کی اُس دعوتِ مناظرہ کے متعلق جو انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی، روشنی ڈالتے ہوئے یہ امر واضح کیا جا چکا ہے۔ کہ سجادہ نشین صاحب نے مباحثات کے تمام اصول کو بالائے طاق رکھ کر یہ حد درجہ افسوسناک طریق اختیار کیا۔ کہ مناظرہ کی شرائط طے کرنے سے قبل ہی خود بخود مقام و تاریخ کا تعین کر کے لکھ دیا۔ کہ

"مناظرہ کی شرائط طے ہو چکی ہیں جس میں یہ بھی شامل ہے۔ کہ مرزا بشیر الدین اور فقیر کی حاضری ضروری ہے"

حالانکہ نہ "مناظرہ کی شرائط" طے ہوئیں اور نہ شرائط کے رو سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس مناظرہ میں شمولیت ضروری قرار پائی۔ ہمارے پاس وُہ تمام خط وکتابت محفوظ ہے۔ جو سجادہ نشین صاحب سیال اور نظارت دعوت و تبلیغ کے مابین ہوئی۔ اس سے قطعاً شرائط کے طے ہو جانے کا ثبوت نہیں مل سکتا۔ جیسا کہ ہم ایک گزشتہ پرچہ میں بتا چکے ہیں۔

مگر اس سے اغماض کرتے ہوئے اخبار "زمیندار" اور "احسان" نے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے اس مناظرہ سے گریز کیا ہے۔ چنانچہ "زمیندار" لکھتا ہے:-

"مرزائیوں کی عادت ہے۔ کہ جب انہیں مسلمانوں کی کسی جماعت کی طرف سے مناظرہ کی دعوت دی جاتی ہے۔ تو وُہ بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔ اور اس سے بچنے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں"

حالانکہ ہر وُہ شخص جو جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے ذرہ بھر بھی واقفیت رکھتا ہے۔ جانتا ہے۔ کہ مناظرات و مباحثات کے میدان میں جماعت احمدیہ بڑی خوشی سے داخل ہوتی ہے اور اندرونی و بیرونی مخالفین کا مردانہ وار مقابلہ کرتی رہتی ہے۔ ایسی جماعت کے متعلق یہ کہنا کہ جب اسے مسلمانوں کی کسی جماعت کی طرف سے مناظرہ کی دعوت دی جاتی ہے۔ تو وُہ بغلیں جھانکنے "لگتی ہے۔ انتہائی کذب بیانی نہیں تو اور کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مخالفین میں اب چونکہ میدان دلائل میں تابِ مقابلہ قطعاً نہیں رہی۔ اس لئے ایک طرف تو وُہ کھُلم کھُلا احمدیوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانے پر اُتر آئے ہیں۔ اور دُوسری طرف محض مغالطے اور جھوٹے پراپگنڈا سے یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ وُہ تو دلائل کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر احمدی تیار نہیں ہیں۔ یہ طریق سیال کے سجادہ نشین صاحب اور ان کے حامیوں نے اختیار کیا ہے:۔

"زمیندار" میں یہ بھی لکھا گیا ہے:۔ کہ

"اگر بہت زیادہ اصرار کیا جائے۔ اور انہیں میدان مناظرہ میں نکلنا ہی پڑے۔ تو بھی ان کی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ مرزا صاحب کے دعاوی کے صدق و کذب کے متعلق مباحثہ نہ ہو۔ بلکہ موضوع بحث یہ قرار دیا جائے۔ کہ آیا حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رفع الی السما ہوا یا نہیں"

ان سطور میں بھی دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا جن اہم اصولی مسائل میں مسلمانوں سے اختلاف ہے۔ وُہ یہ ہیں۔ ۱۔ وفات مسیح ناصری۔ ۲۔ اجرائے نبوت ۳۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جب کوئی مخالف جماعت احمدیہ سے مناظرہ کرنا چاہے۔ تو اسے کہا جاتا ہے۔ کہ پہلے وفاتِ مسیح پر بحث کر لی جائے۔ پھر اجرائے نبوت پر۔ اور پھر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر۔ گویا صرف ترتیب مسائل کے لئے کہا جاتا ہے نہ کہ بحث سے انکار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر اس ترتیب کو ملحوظ نہ رکھا جائے۔ اور پہلے ہی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بحث شروع کر دی جائے۔ تو خواہ ہم آپ کی صداقت نصف النہار کی طرح ثابت کر دیں۔ حیاتِ مسیح کا قائل کہہ سکتا ہے جب حضرت مسیح زندہ ہیں۔ اور وُہی آسمان سے اترنے والے ہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب کو ہم کیونکر قبول کر لیں۔ پس جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر بحث کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ وفات مسیح کے بعد قدرتی ترتیب کے لحاظ سے اجرائے نبوت کا مسئلہ زیر بحث آنا چاہیئے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ امت محمدیہ میں جاری ہے۔ یہ مرحلہ طے ہونے کے بعد مدعی مسیحیت اور مدعی نبوت کی صداقت پر غور کرنا چاہیے۔

پس یہ بالکل غلط ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے افراد "مرزا صاحب کے صدق و کذب کے متعلق بحث" کرنے سے گھبراتے ہیں۔ ہم خدا کے فضل سے ہر وقت اس موضوع پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہاں بحث

کو مفید اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے مضامین کی ترتیب کے متعلق چاہتے ہیں۔ کہ درست ہو۔ جماعت احمدیہ کے متعلق وہ غلط بیانی کرنے کے بعد جس کی تردید اوپر کی جا چکی ہے۔ "زمیندار" نے خواجہ قمر الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف کی دعوت مناظرہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "یہی صورت اس مناظرہ کے سلسلہ میں پیش آئی۔ جو حضرت خواجہ قمر الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کے ساتھ کرنا چاہتے تھے۔ جب خواجہ صاحب نے خلیفہ صاحب کو دعوت مناظرہ دی۔ تو انہوں نے اپنے ناظر شعبہ تبلیغ کی وساطت سے اسے منظور کر لیا۔ اور لکھا۔ کہ شرائط پیش کیجئے"۔

اس میں شبہ نہیں کہ خواجہ قمر الدین صاحب نے بعد میں یہی ظاہر کیا۔ کہ انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو خود مناظرہ کرنے کی دعوت دی۔ مگر اپنے پہلے خط میں جو انہوں نے ۳۰ شعبان کو لکھا اس امر کا ذکر تک نہیں کیا۔ بلکہ ان کے الفاظ سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے کسی فرد کے ساتھ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے لکھا۔

"فقیر کا یہ مصمم ارادہ ہو گیا ہے۔ کہ سب سے مقدم امر یہ ہے۔ کہ اس جدید اختلاف کو دور کر دیا جائے۔ اور اس کے لئے ایک ایسی عظیم الشان مجلس قائم کی جائے۔ جو حق و باطل کو نمایاں کر دے۔ اور اس اختلاف کے بارے میں فیصلہ کن ہو۔ لیکن اس ارادہ کی تکمیل بغیر مرضی مبارک آنجناب سرانجام کو نہیں پہنچ سکتی۔ امید ہے کہ آنجناب اس معاملہ میں اپنی رائے گرامی سے جلد تر مطلع فرمائینگے اس کے بعد مجلس کا اعلان و انتظام ہو گا۔ جس کے کل مصارف فقیر برداشت کرے گا۔ **البتہ وہ مناظرین جو آنجناب کی طرف سے پیش ہوں گے۔ ان کے مصارف کا ذمہ نہیں لیا جا سکتا**"۔

جلی الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ سجادہ نشین صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعوت مناظرہ نہیں دے رہے۔ بلکہ حضور کی وساطت سے جماعت احمدیہ کے مناظرین سے اختلاف کو دور کرنے کے خواہشمند ہیں۔ مگر افسوس کہ بعد میں انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ گویا انہوں نے صرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعوت مناظرہ دی۔ اور پھر لکھ دیا گیا۔ کہ "اپنے ناظر شعبہ تبلیغ کی وساطت سے۔ اسے منظور کر لیا"۔ حالانکہ دعوت مناظرہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے منظور کی۔ اور سجادہ نشین صاحب کو یہ جواب دیا۔ کہ "آپ نے مجلس مناظرہ کے انعقاد کی جو تجویز پیش فرمائی ہے۔ وہ نہایت مستحسن ہے اور ہمیں اس میں شرکت سے کوئی عذر نہیں ہے"۔ نیز لکھا۔ ایسی مجالس کے انعقاد سے پیشتر جن ضروری شرائط کا باہمی تصفیہ سے طے ہونا ضروری ہے۔ ان کے متعلق فیصلہ کرنے کی آپ کے نزدیک کیا صورت ہے"۔ اس سے قطعاً یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کہ حضرت امیر المومنین بحیثیت مناظر شریک ہوں گے۔ اور حضور نے اسے منظور فرما لیا ہے۔ نیز یہ کہ شرائط کا بھی تصفیہ ہو چکا ہے۔ "زمیندار" نے خود لکھا ہے۔ کہ "خواجہ صاحب کے دوسرے خط کے جواب میں خلیفہ صاحب نے پھر شرائط کے تصفیہ کا سوال اٹھایا"۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ شرائط ابھی تصفیہ طلب تھیں۔ ایسی صورت میں سجادہ نشین صاحب کا یہ اعلان کرنا۔ کہ "مناظرے کی شرائط طے ہو چکی ہیں"۔ (احسان، ۱۸مئی) کیونکر جائز اور قرین دیانت قرار دیا جا سکتا ہے۔

آخر میں "زمیندار" نے اظہار افسوس کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"خواجہ صاحب نے روزنامہ "احسان" میں مناظرہ کی اطلاع شائع کرا دی۔ لیکن اس کے باوجود نہ خود مرزا محمود احمد مناظرہ کے لئے تشریف لائے اور نہ انہوں نے اپنا کوئی نمائندہ بھیجا۔ حالانکہ دعوت مناظرہ قبول کرنے کے بعد ان کا اخلاقی فرض تھا۔ کہ تاریخ مقررہ کو مقام مقررہ پر مناظرہ کے لئے پہنچ جاتے"۔

مگر سوال یہ ہے کہ "تاریخ مقررہ" اور "مقام مقررہ" کا فیصلہ کس نے کیا تھا۔ اور کب بتراضی فریقین یہ قرار پا چکا تھا۔ کہ ۱۵ صفر المظفر کو شاہی مسجد لاہور میں مناظرہ ہو گا۔ اگر فیصلہ ہو چکا تھا۔ تو اس کا ثبوت دیجئے۔ اور اگر نہیں ہو چکا تھا۔ بلکہ سجادہ نشین صاحب کے "السلام الاخیر" کے جواب میں جس میں انہوں نے خود بخود تاریخ و مقام کا تعین کر دیا تھا۔ یہ لکھا گیا تھا۔ کہ "آپ نے تاریخ و مکان کی تعیین میں تجاوز حقوق سے کام لیا ہے۔ آپ کا یہ حق تو بیشک تھا۔ کہ آپ تاریخ و مکان کے متعلق اپنی تجویز پیش کرتے۔ مگر تعیین کا آپ کو قطعاً حق نہیں ہے۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ مناظرہ کی تاریخ و مکان کی تعیین شرائط مناظرہ میں داخل ہے۔ اور شرائط کا تصفیہ بتراضی فریقین ہوتا ہے پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آپ نے مکان و زمان کی تعیین میں اس قدر یہ جلدی کیوں کی"۔ تو بتایا جائے۔ کہ کیا اسے تصفیہ شرائط کہا جا سکتا ہے۔ اور کیا اس صورت میں کوئی ہوشمند یہ تقاضا کر سکتا ہے۔ کہ ۱۵ صفر المظفر کو ضرور شاہی مسجد میں جماعت احمدیہ کے نمائندے مناظرہ کے لئے پہنچ جانے چاہئیے تھے۔ جب شرائط کا تصفیہ ہی نہ ہوا تھا۔ جب تاریخ و مکان کی تعیین ہی نہ ہوئی تھی۔ جب مناظرین کے متعلق فیصلہ ہی نہ ہوا تھا۔ کہ کون ہونگے اور جبکہ موضوع مناظرہ بھی بتراضی فریقین مقرر نہ ہوا تھا۔ تو خود بخود سجادہ نشین صاحب کا شاہی مسجد لاہور میں پہنچ جانا یہ تو ظاہر کر سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی جھوٹی فتح کا جلاء پر اثر ڈالنے کے بہت شوقین ہیں۔ مگر یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ دیانتدارانہ طور پر ملت بیضا کے اختلافات۔ کو دور کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ چونکہ سجادہ نشین صاحب کے آخری خط کا جواب دینے میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے دیر ہو گئی۔ اس لئے "سجادہ نشین صاحب نے اس خاموشی کا مطلب یہ سمجھا۔ کہ مرزا بشیر مناظرے کے لئے تیار ہے"۔ (احسان ۲۲ر مئی) مگر یہ کوئی معقول عذر نہیں کیونکہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ۱۱ صفر المظفر کو رجسٹرڈ جواب بھیج دیا گیا تھا لیکن ہم گذارش کرتے ہیں کہ وہ جھوٹی فتح پر بے جا خوشی منانے اور عوام کو مغالطہ میں ڈالنے کی بجائے نظارت دعوت و تبلیغ سے مناظرہ کی باقاعدہ شرائط کا تصفیہ کر کے مناظرہ کریں۔ جماعت احمدیہ ہر وقت اس کے لئے تیار ہے۔

سندھ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا لیکچر

پریذیڈنٹ صاحب احمدیہ ایسوسی ایشن کراچی نے حضور کی تقریر کا جو خلاصہ ارسال کیا ہے۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۷ر مئی کو غیر متوقع طور پر نہایت قلیل عرصہ کے لئے حیدر آباد سندھ تشریف فرما ہوئے۔ ۱۸ر مئی کو حضور نے بسنت ہال میں زیر صدارت مسٹر ایم۔ اے۔ حفیظ صاحب بیرسٹرایٹ لا قریباً ڈیڑھ گھنٹہ روح افزا تقریر فرمائی۔ اس نہایت موثر تقریر میں فرمایا۔

اگرچہ کئی راستے انسان کو منزل مقصود تک پہنچاتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید نہایت وضاحت سے یہ بیان کرتا ہے۔ کہ ہر طالب حق ضرورتاً اس بات کا متمنی ہوتا ہے۔ کہ اسے ایسی راہ حاصل ہو۔ جو نزدیک ترین ہو۔ اور یہ راہ تبھی حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ انسان خدا تعالیٰ کی محبت میں مستغرق ہو کر اخلاص رضا اور رغبت سے اس پر چلنے کا تہیہ کرے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں۔ اور قرآن کریم جو آخری الہامی کتاب ہے۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے نزدیک ترین راہ کے اختیار کرنے کے لئے کامل راہ نمائی کرتی ہے۔ حضور نے پھر فرمایا۔ حضرت مرزا غلام احمد بانی سلسلہ احمدیہ نے نہایت واضح الفاظ میں اور پر زور طریقے سے اعلان فرمایا۔ کہ وہ چونکہ سید الانبیاء خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا فضل بنی نوع انسان تک پہنچانے کا مکمل ذریعہ ہیں۔ اور چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشن تمام دنیا کے لئے تھا۔ اس لئے آپ کے بروز کا مقصد بھی اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ بھی جیسا کہ واقعی ہے، تمام دنیا پر حاوی ہو۔ حضور نے فرمایا۔ بانی سلسلہ احمدیہ کو اس کام کے لئے مخصوص کیا گیا۔ کہ وہ دقیق روحانی معارف پر جو قرآن کریم میں موجود ہیں۔ مگر موجودہ وقت کے علماء نااہلیت کی وجہ سے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ منکشف کریں۔ اور اگرچہ مبداء فیض اور منبع روحانیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی ذات والا صفات ہے جس سے معرفت الٰہی کی بے مثال چمکار اور ضیاء رونما ہوئی۔ مگر ایک مامور و مرسل کی ضرورت تھی۔ جو اسلام کو دور حاضرہ کے تبدیل شدہ حالات میں اس کی صحیح شکل میں پیش کرے۔ حضور نے تقریر میں یہ بھی فرمایا۔ کہ قرآن کریم تمام قوموں کی طرف مبعوث شدہ نبیوں مثلاً رام، کرشن، مسیح، بدھ، زرتشت، کنفیوشس کی صداقت کا اعلان کرتا ہے۔ اور مطالعہ مذہب سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وحی الٰہی خدا کے برگزیدہ نبیوں پر نازل

بیعت کا حقیقی مفہوم

ہر چیز خدا، رسُول اور اس کے نمائندوں کیلئے قربان کر دینا

حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں:۔

"ہر شخص جو سلسلہ میں داخل ہے۔ جس نے میرے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے ذریعہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ اور اُن کے ذریعہ خدا کی بیعت کی ہے۔ وُہ اپنی جان۔ مال عزت۔ آبرُو۔ اولاد۔ جائداد۔ غرض ہر چیز خدا، رسول۔ اور اس کے نمائندوں کے لئے قربان کر چکا۔ اب کوئی چیز اس کی اپنی نہیں۔ میں یہ کھول کر بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جس کے دل میں بیعت کے اس مفہوم کے متعلق ذرہ بھر بھی شُبہ ہے۔ وُہ اگر منافق کہلانا نہیں چاہتا۔ تو وُہ بیعت چھوڑ دے۔ جس بیعت میں نفاق ہو۔ وُہ کسی فائدہ کا موجب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وُہ ایک لعنت ہے۔ جو اس کے گلے میں پڑی ہوئی ہے۔ پس جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اُس نے میری بیعت کسی شرط کے ساتھ کی ہے۔ اور کوئی چیز اس کی اپنی باقی ہے۔ اور اس کے لئے میری اطاعت مشروط ہے۔ وُہ میری بیعت نہیں .... مشروط بیعت کوئی بیعت نہیں۔ بیعت وُہی ہے جس میں ہر چیز قربان کرنے کے لئے انسان طیار ہو۔ میرا حکم جو خدا تعالےٰ کے احکام کے ماتحت ہو۔ اور جس کے خلاف کوئی نص صریح موجود نہ ہو اسے ماننا آپ کا فرض ہے۔ جب اجتہاد کا معاملہ آجائے۔ تو وُہی اجتہاد صحیح ہوگا۔ جو میرا ہے اور اس میں لازماً پابندی کرنا آپ کا فرض ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی مجھے مشورہ دیدے باقی تعمیل میں کوئی تامل نہیں ہو سکتا:۔

ہر وُہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آجائیگا اور وُہ شخص جو خدا تعالےٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا۔ اس کا ایمان کھویا جائے گا۔ پس اس قدر لوگوں کا سکیم کے معلوم ہونے سے پہلے اپنے آپ کو پیش کر دینا ایک مبارک بات ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کیا صرف دعوے سے خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ بڑی قربانی کی امید تبھی ہو سکتی ہے۔ جب اس سے پہلے بعض چھوٹی قربانیاں انسان کر چکا ہو۔ پس اب میں یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہوں۔ کہ مجھے کس طرح یقین ہو۔ کہ آپ لوگ اس بڑی قربانی کے لئے طیار ہونگے۔ جبکہ جماعت کا ایک بڑا حصہ باوجود بار بار توجہ دلانے کے چندوں میں ابھی سست ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے پاس آئے۔ اور کہے۔ کہ میں دس روپیہ دینے کو طیار ہوں۔ لیکن تقاضا پر ایک روپیہ بھی نہ دے۔ تو کس طرح سمجھا جائے۔ کہ اس نے سچا وعدہ کیا پس میں صرف آپ لوگوں کے وعدوں کو نہیں دیکھنا چاہتا۔ بلکہ میں آپ لوگوں کی حقیقی قربانی کا ثبوت دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا آپ چھوٹی چھوٹی قربانیوں کے لئے بھی تیار ہیں۔ یا نہیں جب مجھے یقین ہو جائے۔ کہ ادنےٰ قربانی جس کا آپ سے سلسلہ مطالبہ کر رہا ہے۔ اسے آپ نے پورا کر دیا ہے"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ ارشادات پیش کرتے ہُوئے ہر احمدی سے گزارش ہے۔ کہ کیا آپ نے حقیقی قربانی کا ثبوت دے دیا یعنی آپ نے جو وعدہ چندہ تحریک جدید کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور کیا تھا۔ اسے پورا کر دیا۔ اور کوئی رقم بقایا نہیں ہے۔ اگر ہو۔ تو فوراً اپنے وعدہ کا ایفاء کرتے ہُوئے اپنے اخلاص اور حقیقی قربانی کا ثبوت دیں۔ (خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

---

۲۳ - ٹریکٹ ۱۹ مطالبات دوبارہ چھپوایا گیا ہے اور قیمت فی سیکڑہ ۹/ علاوہ محصولڈاک رکھی گئی ہے دوست بہت جلد آرڈر ارسال فرمائیں۔ اور اگر قیمت پیشگی معہ محصولڈاک ارسال فرمائیں تو جانبین کے لئے سہولت کا موجب ہوگا۔ ورنہ محصول ڈاک قیمت سے وضع کر لیا جائے گا۔ انچارج تحریک جدید

سلسلہ احمدیہ کی موجودہ حالت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎ ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید۔ دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین بعینہ یہی حالت آج کل ہو رہی ہے۔ دُشمنوں نے یہ محسوس کر لیا ہے۔ کہ یہ سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اور اگر اسے مزید بڑھنے دیا گیا۔ تو کچھ عرصہ بعد اس کی ترقی کو ہم روک نہ سکیں گے۔ اس لئے وُہ ہم پر ہر طرف سے حملہ آور ہو رہے ہیں۔ ہمیں آج وُہی نظارہ پیش ہے۔ جو حضرت امام حسین رضؓ کو کربلا میں پیش آیا تھا۔ ہمارا حسینؑ اس وقت کربلا کے میدان میں ہے۔ اور یزید کا لشکر سامنے پڑا ہے اس کے ہاتھوں میں کمانیں کھچی ہوئی ہیں۔ اور تیر حسین کے سینہ کی طرف چھوٹنے والے ہیں۔ پس جو چاہے۔ کوفہ والوں کی طرح ایک طرف ہو جائے۔ جو چاہے آگے آئے اور قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دے۔ اور کہے۔ کہ جو تیر سلسلہ کے لئے چھوڑا جائے گا۔ میں اسے اپنے سینہ پر کھاؤنگا اور جو ایسا کریں گے۔ وُہی برکت والے ہونگے۔ جن کے دلوں میں اخلاص نہیں۔ یا اخلاص میں کمی ہے اللہ تعالےٰ انہیں ظاہر کر دے گا۔ ہمارا کام صرف یہ ہے۔ کہ اس مقصد کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ یہ نہیں۔ کہ دُوسروں کو مجبُور کریں۔ کہ آگے بڑھو۔ یاد رکھو۔ کہ جو اس جنگ میں مرتا ہے۔ وُہ دراصل زندہ ہوتا ہے۔ پس دُوسروں کی فکر نہ کرو۔ بلکہ اپنا فرض ادا کرو۔ جو قربانی کر سکتا ہے۔ اور نہیں کرتا۔ وُہ کوفہ والوں کی طرح ہے۔ جو اگرچہ جانتے تھے۔ کہ حضرت امام حسین رضؓ حق پر ہیں۔ مگر ان کی امداد کے لئے میدان میں نہ آئے۔ جو دُشمن ہیں اور نقصان کے درپے۔ خواہ منافقوں سے ہوں۔ خواہ کافروں میں سے۔ وُہ یزیدی ہیں۔ اور یزید کا لشکر ہیں۔ پس جو اس وقت میدان میں آتے ہیں۔ وُہ حضرت امام حسین رضؓ کے ساتھیوں کی طرح ہیں"

سلسلہ کی موجودہ نازک حالت پیش کرتے ہُوئے ان احباب سے جنہوں نے مالی قربانی کا وعدہ کیا ہے۔ التماس ہے۔ کہ وُہ اپنے چندہ تحریک جدید کا جلد ایفاء کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ جن کے ذمہ کچھ بقایا ہو۔ وُہ بھی فوراً ادا کر دیں۔ خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

جلسہ ہائے ۲۶ مئی اور ریزرو فنڈ

۲۶ مئی ۱۹۳۵ء کو خدا کے فضل و کرم سے ہر ایک احمدیہ جماعت عظیم الشان جلسہ کرے گی۔ جس میں تحریک جدید کے ۱۹ مطالبات کے متعلق تقریریں ہونگی۔ دوستوں سے امید کی جاتی ہے کہ وُہ ان جلسوں میں حصہ لے کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مطالبات پورے کرنے پر پُرجوش آمادگی ظاہر کریں گے۔ جہاں دوست دیگر مطالبات کی طرف توجہ دیں۔ وہاں اس مطالبہ کو بھی نظر انداز نہ کریں۔ کیونکہ یہ بھی ایک بنیادی امر ہے۔ کہ ریزرو فنڈ کے لئے ۲۵ - لاکھ روپیہ جمع کرنا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ اس وقت ہمارے دوستوں نے کماحقہٗ اس طرف توجہ نہیں کی حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس رقم کے فراہم کرنے کی اہمیت بڑے زوردار الفاظ میں فرمائی تھی۔ اس رقم کا جمع کر لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اگر ایک ہزار آدمی بھی اس امر کا تہیہ کر لے۔ کہ ریزرو فنڈ جمع کرنا ہے۔ اور ہر ایک کی رقم دو سو بھی رکھ لی جائے۔ تو بھی بہت بڑی رقم ہر سال جمع ہو سکتی ہے۔ اور پھر اس کی آمد سے ہنگامی کام بآسانی کئے جا سکتے ہیں۔ جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک ہنگامی کاموں کے لئے بہت بڑی رقم محفوظ نہ ہو کبھی ایسے کام جو سلسلہ کی وسعت اور عظمت کو قائم کریں۔ نہیں ہو سکتے۔ پس ان جلسوں پر ریزرو فنڈ مہیا کرنے کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دلائی جائے۔ علاوہ ازیں سیکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ جلسہ کے فوراً بعد رپورٹ ارسال کریں۔ جماعتوں کو نقشہ جات تحریک جدید بھی ارسال کئے جا چکے ہیں سکرٹریان کی خدمت میں اس امر کے متعلق بھی تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وُہ اسی مہینہ کے اندر اندر ان کو پُر کر کے دفتر تحریک جدید میں ارسال فرمائیں تاکہ جن دوستوں نے کسی خدمت کے واسطے اپنے آپ کو پیش کیا ہو۔ ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ ر - م

ختمِ نبوّت پر ڈاکٹر اقبال کا غیر فلسفیانہ تبصرہ

(۳)

از جناب امیر عالم صاحب۔ بی۔ اے۔ پٹیالوی

ڈاکٹر اقبال بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ اور آج تک آپ کے کلام میں کوئی ایسی بات نہیں پائی گئی۔ جو آپ کی آزاد خیالی کے منافی سمجھی گئی ہو۔ اسی وجہ سے دورِ حاضرہ کے آزاد خیال نوجوانوں کا طبقہ آپ کا مداح ہے۔ مگر افسوس سے کہا جاتا ہے۔ کہ آپ کے ختم نبوت پر تبصرہ نے ہماری تمناؤں میں جنبش پیدا کر دی ہے۔ اور ہمارے دل و دماغ پر بعض ایسے اثرات قائم ہوئے ہیں جنہوں نے مضمونِ ہذا کی چند اقساط لکھنے پر مجبور کیا کسی بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی پوزیشن کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے اپنے وابستگانِ دامن کے جذبات کو خواہ مخواہ مجروح کرنے کی کوشش نہ کرے۔ ذیل میں وہ تاثرات درج کرتا ہوں جو اس مضمون کے پڑھنے سے کسی شخص کے دل و دماغ پر قائم ہو سکتے ہیں۔

۱۔ ختم نبوت کے علمی نکتہ کو سمجھنے اور بیان کرنے میں آپ نے بہت بڑی کوتہ فہمی کا ثبوت دیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ ڈاکٹر اقبال اس علمی بحث سے سراسر ناواقف ہوں۔ جو جماعت احمدیہ کی طرف سے اپنے عقیدہ کے جواز میں ختم نبوت کے تحت پیش کی جاتی ہے۔

۲۔ مشرقی شاعر کا قلب ملائیت زدہ ہے اور ملائیت کے خلاف علمِ جہاد بلند کرنے کے باوجود وہ اسکے اثرات سے بکلی پاک و صاف نہیں ہوا۔ وہ دنیا کے سامنے رجعتِ قہقری کی مثال پیش کر رہا ہے۔ نوجوان طبقہ ایسی قیادت کو احترام کے جذبات کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا۔

۳۔ اپنی علمی بے مائگی کا ثبوت مہیا کرتا ہے کیونکہ جو باتیں کی گئی ہیں قرآن مجید کی تعلیم کے سراسر خلاف ہیں۔ جیسا ایڈیٹر الفضل نے ایک مضمون میں ثابت کیا ہے۔

۴۔ خدا تعالےٰ پر آپ کا ایمان عرفان اور یقین کی پختگی ظاہر نہیں ہوتی۔ کیونکہ آپ کے خیال کے مطابق مذہبی مصلح یا رہنما طالع آزما سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے۔ اور وہ اپنی مرضی کے مطابق پرانی اقوام کی شکست و ریخت کر دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے منشاء کا اس میں دخل نہیں ہوتا۔

۵۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی تفریق کی علامت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ میری امت پر وہ افسوسناک گھڑی آئیگی۔ جبکہ میری امت مختلف فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔ لیکن سر اقبال کے نزدیک یہ تفرقہ قومی وحدانیت کے مترادف ہے اور ان فرقوں کو ایک مرکز پر جمع کرنے والا طالع آزما ہوگا۔ نعوذ باللہ۔

۶۔ سر اقبال کے نزدیک پرانی اقوام کی شکست و ریخت کا سلسلہ خدائی حکمت کے ماتحت نہ تھا۔ بلکہ یہ ہر زمانے کے مذہبی طالع آزماؤں کی کوشش یا ہمت کا نتیجہ تھا۔

۷۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لئے اپنے برگزیدہ بندوں کو مبعوث کرنے کا عقیدہ محض ڈھونگ ہے۔

۸۔ یہ کہکر کس قدر تعصب سے کام لیا گیا ہے کہ "عصر حاضر کی دنیائے اسلام میں حریص اور بے علم ملائیت نے طباعت و نشر کی سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر کمال خیرہ چشمی سے اس بیسویں صدی مسیحی میں پرانے مجوسی اندازِ نگاہ کو نافذ کرنے کی کوشش کی"۔ یعنی جماعت احمدیہ ایسی علمی اور مذہبی خدمات ادا کرنے والی جماعت کو حریص اور بے علم ملائیت کہکر صداقت اور انصاف کا خون کیا گیا ہے۔

۹۔ سر اقبال کی منشاء کے مطابق احمدیوں کے ساتھ ہرگز رواداری نہ برتی جائے کیونکہ یہ اسلام کی قومی وحدانیت کے لئے زبردست خطرہ ہیں۔ لہٰذا گشتنی اور گردن زدنی۔ اور حضرت مسیحؑ کی سی پاداش کے مستحق۔

۱۰۔ سر اقبال کے عقیدہ کے مطابق مسلمانوں کی شیرازہ بندی اور غیر شیرازہ بندی حکومت کے فعل یا پالیسی پر منحصر ہے۔ اسی طرح وہ تمام حدیثیں بالائے طاق رکھدی گئیں جن میں سرورِ دو عالم نے مسلمانوں کی پراگندہ حالت بیان کرکے ایک مہدی یا مسیح کے ذریعہ ان کے ایک مرکز پر جمع ہونے کی پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔

۱۱۔ آپ نے حکومت کو دھمکی دی ہے۔ اگر اس نے احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرکے مسلمانوں کی قومی شیرازہ بندی نہ کی، تو ہندوستان میں روس کے مادی کفر سے ملتی جلتی تحریکیں پیدا ہو جائیں گی۔ جو حکومت ہند کے لئے خوف و اضطراب کا باعث ہوں گی لہٰذا حکومتِ ہند اپنے استحکام کی غرض سے ہی احمدیوں کو اسلامی دائرہ سے خارج کر دے یہ ایسی غیر معقول بات کہی گئی ہے۔ کہ حیرت پر حیرت ہوتی ہے۔ آپ نے یہاں شاعرانہ مبالغہ کی بھی ٹانگ توڑ دی ہے۔ فرماتے ہیں کہ عصر حاضرہ کی آزادروی کے ماتحت ہندوستان میں مذہبی طالع آزماؤں کی حوصلہ افزائی کرنے کی حکمت عملی لوگوں کو مذہب سے بیزار کرنے پر منتج ہوگی۔ مطلب یہ کہ اگر مسلمانوں کا دین و ایمان قائم رہ سکتا ہے۔ تو عیسائی حکومت کی شمشیر سے جو خود تو مسلمان نہیں۔ مگر مسلمانوں کو مسلمان بنائے رکھنے کی اہلیت رکھتی ہے۔

اور امور بھی بیان کئے جا سکتے ہیں مگر انہی پر اکتفاء کرتے ہوئے ہم آخری بار پھر اپنی حیرت اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے سر اقبال کے اس شعر پر مضمون کو ختم کرتے ہیں:—

غبار آلودۂ رنگ و نسب ہیں بال و پر تیرے
تو اے مرغِ حرم اڑنے سے پہلے پرفشاں ہوجا

لدھیانہ کے احمدیوں پر احراریوں کے مظالم کی دردناک داستان

لدہانہ کے احمدیوں پر احراریوں کے مظالم روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور اس وقت تک مفصل واقعات پیش کرکے ذمہ دار حکام کو ہر ممکن طریق سے توجہ دلائی جا چکی ہے۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ مقامی حکام سب کچھ دیکھتے اور جانتے ہوئے کیوں اس قدر لاپروائی سے کام لے رہے اور فتنہ و شرارت کو بڑھنے کا موقعہ دے رہے ہیں۔ بیشک لدھیانہ میں احمدیوں کی تعداد نہایت قلیل ہے۔ اور مخالفین کی بہت بڑی کثرت ہے۔ لیکن قلتِ تعداد کوئی ایسا جرم نہیں ہے۔ جس کی پاداش میں احراری احمدیوں پر مظالم کرتے جائیں۔ اور حکام ان کو حق بجانب سمجھیں۔ اور ان کے ہاتھ روکنے اور ان کی زبانیں بند کرنے کی کوئی کوشش نہ کریں۔ ورنہ اگر ہر طاقتور کو کمزور پر ظلم کرنے کا حق ہو۔ تو پھر حکام کی ضرورت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے۔ پس ہم حکام ضلع لدہانہ سے پُر زور اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے فرائض کی اہمیت محسوس کرکے احمدیوں کو مظالم سے بچانے کا فوری انتظام کریں۔ ذیل میں جماعت احمدیہ لدہانہ کے ایک تازہ جلسہ کی قراردادیں درج کی جاتی ہیں۔

مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۳۵ء زیر صدارت مولوی برکت علی صاحب جماعت احمدیہ لدہانہ کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے:

۱۔ ۱۸ مئی ۱۹۳۵ء کی شب کو جو جلسہ احراریوں کا محلہ صوفیاں میں ہوا۔ اس میں علانیہ احمدیوں کو قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ رات کے ایک بجے تک قاضی فضل احمد گورنمنٹ پنشنر نے نہایت توہین آمیز کلمات اور فحش کلامی احمدیوں کے گھروں کے سامنے کی جسکے نقل کرنیکی بھی ہم میں طاقت نہیں۔ اور نہ ہی حیا اجازت دیتی ہے۔ پولیس موجود تھی۔ جماعت احمدیہ احراریوں کی ان ناشائستہ حرکات کو ناقابل برداشت سمجھتی ہے اور نفرت کا اظہار کرتی ہوئی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ احراریوں کی ان حرکتوں پر فوری نوٹس لے۔ اور اقلیت کی حفاظت کرے۔ مختلف محلہ جات میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کرے۔ قاضی فضل احمد صاحب کا ریکارڈ سرکاری کاغذوں میں موجود ہے۔ یہ شخص ہمیشہ اپنی تقریروں (صہ۴)

(۴ص) میں اشتعال انگیزی اور فحش کلامی کرکے احمدیوں کی دل آزاری کرتا ہے۔

۲۔ احراری کارکن جنہوں نے آگے بھی احمدی کاشتکار کا چھکڑا نہ منڈی میں اور نہ باہر نیلام ہونے دیا۔ انہوں نے ۲۰ مئی کو پھر اس کا اعادہ کیا۔ اس کے متعلق پھر جماعت احمدیہ حکومت کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ وہ برطانوی عدل و انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک امن پسند وفادار جماعت کے احساسات کا خیال رکھکر فوراً ان شرارتوں کا تدارک کرے۔

مسجد احمدیہ لنڈن میں سلور جوبلی جشن

ملک معظم سے جماعت احمدیہ کی وفاداری کا اظہار

لنڈن کے ایک اخبار نے مسجد احمدیہ لنڈن کے اس جلسہ کی جو ملک معظم و ملکہ معظمہ کی سلور جوبلی کی تقریب میں منعقد ہوا روئداد شائع کی ہے۔ ذیل میں اس کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔

بروز اتوار ایک جلسہ مسجد احمدیہ لنڈن میں جو شاندار طور پر سجائی گئی تھی۔ سلور جوبلی کی تقریب کے سلسلہ میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں بزبان انگریزی۔ عربی فارسی۔ اردو۔ پنجابی اور سواحلی جو سلطنت برطانیہ میں بسنے والے لوگوں کی زبانیں ہیں۔ تقاریر کی گئیں۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی درازی عمر ان کی دینی و اخروی کامیابی کے لئے دعا کی گئی۔ جلسہ کے صدر سر ٹیلفورڈ واٹ کے۔ سی۔ ایم جی نے اپنے ایڈریس کے دوران میں کہا۔ "یہ ایک نہایت شاندار تقریب ہے۔ اور آج شام ہم اس مسجد میں امام صاحب مسجد کی دعوت پر جمع ہوئے ہیں۔ ہمارا مدعا اس اجتماع سے یہ ہے۔ کہ مسلمانان لنڈن جو ایمپائر کے مختلف حصوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہز میجسٹی کی تقریب سلور جوبلی کے موقعہ پر مختلف زبانوں میں اپنے وفادارانہ اظہار مبارکباد کا موقعہ دیا جائے۔ ہندوستان میں جماعت احمدیہ قادیان نے جو اس مسجد کی بانی ہے۔ ہمیشہ شہنشاہ جارج پنجم سے عظیم ترین وفاداری کا ثبوت دیا ہے۔ اور یہ اجتماع جس کا درد صاحب نے انعقاد کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی قدیمی روایات وفاداری کے لمبے سلسلہ کی ایک کڑی ہے جماعت احمدیہ نے ہندوستان میں ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی (۱۸۹۷ء) کے موقعہ پر بھی ایسا ہی اجتماع کیا تھا۔

ملک معظم جارج پنجم نے اپنے سابقہ ۲۵ سالہ دور حکومت میں عامۃ الناس کی زندگیوں میں داخل ہونے اور ان سالوں کے دوران میں پیش آمدہ واقعات اور مشکلات میں پوری طرح حصہ لینے کی وجہ سے تمام کی تمام رعایا کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ انہوں نے بادشاہت کا ایک نصب العین مقرر کیا ہے۔ جس کے متعلق میں چار الفاظ۔ عظمت دانشمندی۔ ہمدردی اور عدم خودغرضی میں بیان کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ انہوں نے صرف ان امور کو نصب العین ہی نہیں بنایا بلکہ ان میں کامل طور پر کامیابی بھی حاصل کی ہے۔ یہ ان کے ذاتی کیریکٹر۔ دانشمندی اور انصاف پسندی کی وجہ سے ہے۔ کہ وہ اپنی رعایا میں ہر دلعزیز ہیں۔ اور ساری دنیا ان کو عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھتی ہے ملک معظم کی بڑی خواہش جس کا اظہار انہوں نے بنفس نفیس کرسمس ایام کے پیغام میں فرمایا تھا۔ یہ ہے کہ برٹش ایمپائر کے تمام منتشر اجزا اپنے آپ کو ایک ہی خاندان عظیم کے افراد سمجھیں۔ ہندوستانیوں کو آپ نے یہ پیغام بھیجا تھا۔ کہ

"اگر میری آواز باشندگان ہند تک پہنچی ہے۔ تو ان کو اس سے اپنے متعلق میری مستقل توجہ اور میری اس خواہش کا کہ وہ بھی کامل طور پر اس متحدہ خاندان میں اپنی جگہ حاصل کر لیں۔ یقین کر لینا چاہیئے۔"

امام صاحب مسجد احمدیہ نے تمام حاضرین جلسہ کی طرف سے ملک معظم کے پرائیویٹ سکرٹری کو مبارکباد کا تار ارسال کیا۔

جماعت احمدیہ نیروبی اور سلور جوبلی

۶ مئی سلور جوبلی کی تقریب نیروبی میں نہایت اعلیٰ طور پر منائی گئی۔ جماعت احمدیہ نیروبی کی مسجد جو شہر کے ایک نہایت ہی آباد حصہ میں واقع ہے۔ خوب سجائی گئی۔ مختلف رنگ کے بیشمار بجلی کے ہنڈے آویزاں کئے گئے سبز و سرخ اور سفید رنگ کی روشنی رات کو دلفریب منظر پیش کرتی تھی۔ شام کو تمام جماعت احمدیہ معہ بچوں اور عورتوں کے مسجد میں جمع ہوئی۔ مغرب کی نماز

"الفضل" کے خاص معاونین کا دلی شکریہ

یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشائے مبارک کے ماتحت مخلصین جماعت "الفضل" کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ کر رہے ہیں لیکن یہ رفتار اس قدر سست ہے۔ کہ اسے مدنظر رکھتے ہوئے نہیں کہا جاسکتا۔ کہ سب احباب اس ضمن میں اپنے فرائض کما حقہ محسوس کر رہے ہیں۔ ذیل میں ان احباب کی فہرست دی جاتی ہے۔ جنہوں نے گذشتہ فہرست کے بعد الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لیا۔

(۱) ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب زاہدان نے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا اپنی اہلیہ اور لڑکی کی طرف سے مبلغ دس روپے اعانت فنڈ میں بھجوائے تھے۔ جس سے دو اخبار چھ چھ ماہ کے لئے جاری کر دیئے گئے۔ اس کے بعد ان کی طرف سے مبلغ پندرہ روپے پھر موصول ہوئے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

(۲) خان محمد عبد اللہ خانصاحب آف مالیر کوٹلہ نے اپنی صاحبزادی سیدہ آمنہ طیبہ صاحبہ کی امتحان میٹریکولیشن میں شاندار کامیابی کے موقعہ پر مبلغ تیس روپے عنایت فرمائے ہیں۔ تا مستحقین کے نام دو اخبار جاری کئے جاسکیں۔

(۳) ایچ۔ جے خان صاحب سٹیشن ماسٹر کو میلا (بنگال) نے ایک صاحب کے لئے جن کی مفت اخبار کے لئے درخواست الفضل میں شائع ہوئی تھی۔ مبلغ پندرہ روپے عطا فرمائے ہیں۔ چنانچہ سائل کے نام اخبار جاری کر دیا گیا ہے۔

(۴) ملک عبد الرحمن خان صاحب قصور نے ایک غیر احمدی کے نام جس کی درخواست برائے اخبار شائع ہوئی تھی۔ تین ماہ کے لئے اخبار جاری کرایا ہے۔

(۵) ڈاکٹر عبد المجید صاحب کوئٹہ نے بھی ایک شخص کے نام تین ماہ کے لئے اخبار جاری کرایا ہے۔

(۶) عبد الغفار خاں صاحب مرحوم کوٹ رندھاوا نے ولادت فرزند کی خوشی میں مبلغ ایک روپیہ الفضل کے اشاعت فنڈ میں ارسال فرمایا ہے۔

(۷) ایک اور محترم بزرگ کی طرف سے جنہوں نے اپنے نام کی اشاعت کی اجازت نہیں دی۔ بیس روپے بھجوائے جانے کی اطلاع ملی ہے۔

میں ان تمام بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ دیگر احباب سے گذارش ہے۔ کہ ان پرشورش ایام میں غیر احمدی محققین کے نام الفضل کا اجرا تبلیغ کا ایک بہترین اور کامیاب ذریعہ ہے۔ کتب اور ٹریکٹ اور رسائل وغیرہ لوگ شوق سے نہیں پڑھتے۔ لیکن ہندوستان میں اخبار بینی کا مذاق چونکہ روز بروز بڑھ رہا ہے اور ہر شخص اخبار کا مطالعہ شوق سے کرتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہوسکے۔ الفضل کے حلقہ اشاعت کو وسیع کریں۔ تا سلسلہ کے متعلق مخالفین کی شائع کردہ غلط فہمیاں دور ہوں۔ اس وقت کئی ایک درخواستیں آئی پڑی ہیں۔ مگر فنڈ میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے اخبار جاری کرنا مشکل ہے۔ احباب کو مفت اشاعت کے فنڈ میں فراخ دلی سے حصہ لینا چاہیئے۔ مینجر

بنگلور شہر میں احراریوں کی فتنہ پردازی

کچھ عرصہ سے احراریوں نے احمدیوں کے خلاف یہاں کی فضا بھی مکدر کر رکھی ہے۔ جس کی وجہ سے بعض اشرار نے ہمارے ایک احمدی بھائی کی دوکان پر ٹولیوں کی شکل میں موجود ہو کر گندی گالیاں دینا اور ان کا بائیکاٹ کرانا اپنا شغلہ بنا رکھا ہے۔ یہاں تک کہ قتل کی دھمکی بھی دی جارہی ہے۔ ۱۳ مئی کی شب ان لوگوں نے ایک جلسہ کیا۔ جس میں ہمارے پیشوا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں سخت بدزبانی کرتے ہوئے اس قدر گند اچھالا۔ اور ایسی بے تکی باتیں کیں۔ کہ خدا کی پناہ جلسہ کے بعد پولیس کے ایک اعلیٰ افسر نے بھی

علامہ سر اقبال کے بیان پر محققانہ و منصفانہ تبصرہ

جناب خان بہادر نواب محمد حیات صاحب قریشی سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ سی کا حسب ذیل مضمون معاصر "سیاست" لاہور میں شائع ہوا ہے۔

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے اخبارات کے نام گذشتہ ہفتہ میں جو بیان جاری کیا ہے۔ وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے نہایت اہم اور قابل توجہ ہے۔ علامہ موصوف کو عالم اسلام میں اپنی علمی و ادبی فضیلت اکمال لٹ عربی، اور خدمت ملت کے لحاظ سے جو بلند پایہ حاصل ہے وہ ہر شخص کو مجبور کرتا ہے۔ کہ وہ اسلامی اور ملی مسائل میں ان کے افکار و خیالات کو غیر معمولی توجہ اور احترام سے دیکھے۔ مگر اس بیان میں علامہ موصوف نے غالباً اپنے ماحول سے متاثر ہو کر یا مسلمانوں کی ایک بلند ہنگام جماعت کی ہیجان آفرین ہنگامہ آرائی سے مرعوب ہو کر محض زور بیان میں آکر چند ایسی باتیں بھی کہہ دی ہیں۔ جو مسلمانان پنجاب کے سنجیدہ طبقہ کے نزدیک محل نظر ہیں۔ اس لئے باوجود اس عزت و احترام کے جو ہمیشہ سے علامہ سر اقبال کی شخصیت کے متعلق میرے دل میں جاگزین رہا ہے۔ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اس بیان کے بعض حصوں کے متعلق جو میرے نزدیک نادرست اور ناروا بدگمانی کا پہلو لئے ہوئے ہیں۔ اپنا خیال ظاہر کر دوں۔

مسئلہ ختم نبوت کے متعلق علامہ موصوف کے خیالات سے کسی غیر مرزائی مسلمان کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اور اس عظیم الشان مسئلہ کی ملی و عمرانی حیثیت پر جس بالغ نظری اور حکیمانہ انداز سے علامہ موصوف نے نظر ڈالی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ اس کے اہل وہی تھے۔ مگر علامہ سر محمد اقبال کے بیان کو تمام و کمال اور بین السطور پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہز ایکسی لنسی سر ہربرٹ ایمرسن گورنر پنجاب نے گذشتہ جلسہ انجمن حمایت اسلام لاہور میں مسلمانان پنجاب کو معاملات ملکی میں باہمی تعاون اور اتحاد فکر و عمل قائم رکھنے کی جو قیمتی نصیحت فرمائی تھی اس میں بھی علامہ موصوف کو کچھ مغالطہ ہوا ہے۔ میں صاحب گورنر بہادر کی تقریر کے وقت اجلاس میں موجود تھا۔ حاضرین جلسہ کے خیالات و تاثرات کا جہاں تک میں اندازہ کر سکا ہوں۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کے موجودہ سیاسی انتشار خیال اور ذہنی طوائف الملوکی کے پیش نظر سب نے اس نصیحت کو نہایت بروقت اور ضروری سمجھا۔ اور جس نیک نیتی اور دل سوزی سے یہ مشورہ پیش کیا گیا تھا۔ اس کو قدر و احترام سے دیکھا۔ حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ مسلمانان پنجاب کی اندرونی فضائے قومی کے موجودہ تکدر کی وجہ سے علامہ کی دقت نظر بھی صاحب گورنر پنجاب کی نصیحت کی حقیقی روح تک پہنچنے سے قاصر رہی اور انہوں نے اس کے اندر وہ معنی پنہاں دیکھے۔ جن کی حامل گورنر صاحب ممدوح کی تقریر نہیں ہو سکتی تھی۔

کون نہیں جانتا۔ کہ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت اصلاحات جدیدہ میں محض برائے نام ہے۔ اور اس نام نہاد اکثریت کو ایک زبردست اور منظم اقلیت کے مقابلہ میں میدان میں اترنا اور اپنے حقوق و حیثیت کو دست برد اغیار سے بچانا ہے۔ لاہور میونسپل کمیٹی کے مسلمان ارکان کی موجودہ بدنظمی اور المناک مناقشات اور ان کے منطقی نتائج ہمارے سامنے موجود ہیں۔ ایسے حالات میں گورنر صاحب بہادر کی نصیحت کے صاف و صریح معانی سے قطع نظر کر کے اس میں قادیانی جماعت کے عقائد و خیالات سے جانبداری اور چشم پوشی کی تلقین کا پہلو نکالنا نہ صرف علامہ موصوف کی شان سے بعید ہے۔ بلکہ خواہ مخواہ ستون کو سر دیا و دلانا ہے۔

ڈاکٹر سر محمد اقبال کا یہ نظریہ کہ ہندوستان کے اندر مسلمانوں کے سواد اعظم کے مسلمہ عقائد کے خلاف کسی جدید فرقے کے خیالات و عقائد کی نشر و تبلیغ کی اجازت دینا گویا حکومت کی طرف سے لامذہبیت کی حوصلہ افزائی ہے۔ نہ صرف "زائد المیعاد" ہے بلکہ کسی قدر عجیب و غریب بھی ہے۔ کوئی حکومت بھی ہو۔ جس کے ماتحت سینکڑوں مختلف العقائد قومیں رہتی ہوں۔ وہ اگر لوگوں کے عقائد اور مذہبی مسالک میں کلیتاً غیر جانبدارانہ رہے تو اور کیا کرے ہر جدید فرقہ خواہ آپ اس کو کتنا ہی گمراہ کیوں نہ سمجھتے ہوں۔ بزعم خود اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتا ہے۔ اگر اس فرقہ کی طرف سے بھی بعینہٖ یہی استدلال آپ کے خلاف عمل میں لائے۔ تو کیا وہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ

> ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

اسی طرح ڈاکٹر سر محمد اقبال شہری اور دیہاتی کا سوال اٹھانے میں ایک بالکل غیر ضروری اور گمراہ کن بدگمانی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ بحیثیت قوم خود مسلمانوں کے اندر خدا کے فضل سے یہ سوال کبھی پیدا نہیں ہوا۔ اور میرے خیال میں خود علامہ محمد اقبال کو مختلف حیثیتوں سے اس کا عینی مشاہدہ ہو چکا ہوگا۔ پنجاب کونسل کے اندر مسلمان ارکان کی اکثریت یونینسٹ پارٹی کے زور بازو رہے ہیں۔ اور ماشاء اللہ اب تک ہیں یہ تمام رکن بلا لحاظ اس کے کہ وہ کسی دیہاتی حلقہ انتخاب سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ یا بظاہر شہری آبادیوں کے چشم و چراغ ہیں۔ وسیع جماعتی اصول کے ماتحت جو بیشتر اقتصادی مفاد پر مبنی ہیں ایک ہی متفقہ حکمت عملی اور نظام کے اندر شاندار کامیابی سے کام کرتے رہے ہیں۔ نظر بد دور متعدد مواقع ایسے آئے ہیں۔ کہ غریب زمینداروں کی پامالی حقوق پر جس جوش دل سوزی اور جذبہ حق پرستی کے ساتھ بظاہر شہری مسلمان نمائندوں نے کونسل کے اندر اور باہر زمیندار جماعت کے خیالات کی ترجمانی کی ہے۔ اس سے اغیار تو اغیار خود ہمارے دیہاتی بھائی بھی یہ تمیز نہیں کر سکتے۔ کہ من دیگرم تو دیگری

علامہ سر محمد اقبال کو خود اس بات سے انکار نہ ہوگا۔ کہ پسماندہ اقوام کی حق رسی اور حقوق ملکی سے بہرہ اندوزی کا جو پروگرام یونینسٹ پارٹی نے پنجاب کونسل کے اندر اپنے پیش نظر رکھا ہے۔ اس میں آج تک شہری نمائندگان کونسل نے محض اپنی حق پرستی سے بالحاظ مفاد ذاتی کبھی رد و دا نہیں اٹکایا۔ آج تک شہری آبادیوں کی کسی غیر زراعت پیشہ مسلمان جماعت نے قانون انتقال اراضی یا قوانین قرضہ کی مخالفت نہیں کی۔ سر فضل حسین چودھری سر شہاب الدین ایسے اکابر ملت جو شہروں کے رہنے والے ہیں۔ مقتدر دیہاتی حلقہ ہائے انتخاب کے ذریعہ سے کونسل میں داخل ہوتے تھے۔ ایسے حالات میں غریب مسلمانوں کے اندر جو پہلے ہی سینکڑوں فرقہ بندیوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ شہری اور دیہاتی کی مزید الجھن پیدا کرنا ڈاکٹر سر محمد اقبال ایسے وسیع مشرب۔ مفکر ملی کی شان کے شایاں نہیں۔

میں آخر میں علامہ موصوف کی خدمت میں ایک ناچیز فرد ملت کی حیثیت سے نہایت ادب کے ساتھ یہ گذارش کرنے کی جرأت کروں گا۔ کہ جو قوم اپنی ہزارہا مشکلات اور بے سر و سامانیوں کے باوجود اسی پنجاب کی خاک پاک سے مرحوم سر محمد شفیع۔ سر فضل حسین بالقابہ اور آپ ایسا یگانہ روزگار مفکر اور قائد پیدا کر سکتی ہے۔ اس کے مستقبل سے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اور پھر جب اسرار خودی کا مصنف دعوت یاس دے تو کم از کم میں تو اس دعوت کے قبول کرنے سے انکار کر دوں گا۔ اور اسی حیات افروز پیغام عمل کو لبیک کہوں گا۔ جو آپ کی مدت العمر کی تعلیمات کا سرمایہ امتیاز اور میرا جزو ایمان ہے۔

گورنمنٹ کالج شاہپور میں داخلہ

صدر شاہپور ضلع سرگودھا میں انجمن احمدیہ سال گذشتہ میں قائم کی گئی ہے۔ جس کے ممبروں کا بڑا حصہ کالجیٹ کا ہے۔ انجمن احمدیہ صدر شاہپور ان اصحاب سے استدعا کرتی ہے کہ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے منسلک نہیں کہ وہ اپنے بچوں کو گورنمنٹ کالج مذکور میں داخل کرائیں۔ نیست

اخبار "احسان" و "زمیندار" کی غلط بیانی کی تردید

چند دن ہوئے۔ اخبار "احسان" و "زمیندار" میں کاس آباد ضلع لدھیانہ کے ۱۳ احمدیوں کے ارتداد کی خبر درج ہوئی تھی۔ جن میں سے ایک شخص مسمی رحیم بخش گذشتہ جمعہ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء کو مسجد احمدیہ میں آیا۔ اور بعد تحقیقات معلوم ہوا۔ کہ احمدیوں کے ارتداد کی خبر یہ محض شرارت تھی۔ جس کے متعلق اس نے حسب ذیل حلفی بیان دیا۔

میں رحیم بخش احمدی ولد ہمیرا ذات گوجر سکنہ کاس آباد ضلع لدھیانہ حلفیہ بیان کرتا ہوں۔ کہ میرے متعلق جو احراری اخبارات "احسان" و "زمیندار" میں اعلان ہوا ہے۔ کہ میں احمدیت سے علیحدہ ہو گیا ہوں۔ یہ سراسر دروغ بیانی ہے۔ سوائے اس کے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین کہوں اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں بفضل خدا احمدیت کے عقائد پر بدستور قائم ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعاوی کو تسلیم کرتا ہوں ان پر میرا ایمان ہے۔ یہ تمام شرارت محض احراری پروپیگنڈا کا نتیجہ ہے۔ مجھے سخت تنگ کیا جا رہا ہے۔ باہر سے آدمی جا کر اور اندرونی طور پر میرے غیر احمدی رشتہ دار تنگ کرتے ہیں۔ اور بے جا طور پر میری مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ بیان میں نے خدا کو حاضر ناظر جان کر مسجد احمدیہ لدھیانہ میں بروز جمعہ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء کو لکھا یا۔

بقیہ دو شخصوں میں سے ایک اس اعلان کنندہ کا لڑکا ہے جس سے بنک کے نام سے دھوکہ سے انگوٹھا لگوا لیا۔ اور ایک رشتہ دار غرضیکہ اس قسم کی شرارتوں سے پبلک کو دھوکا دیا جا رہا ہے۔

(نامہ نگار)

نیشنل لیگ لائل پور کی قراردادیں

۱۵ مئی کی شب کو نیشنل لیگ لائل پور کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت شیخ عبدالرزاق صاحب بیرسٹرایٹ لاء منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس کی گئیں۔

۱۔ نیشنل لیگ لائل پور کا یہ اجلاس گورنمنٹ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتا ہے۔ کہ اخبار احسان اور زمیندار کے اشتعال انگیز رویہ کی وجہ سے لاہور اور بٹالہ اور دیگر کئی جگہوں میں احمدیوں سے تشدد آمیز سلوک احراریوں کی طرف سے ہو رہا ہے۔ اگر گورنمنٹ ان اخبارات اور احراریوں کے رویہ کو قانون کے تابع نہ رکھے گی۔ تو گورنمنٹ کے لئے اور امن عامہ کے لئے ایک مستقل خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

۲۔ نیشنل لیگ لائل پور قرار دیتی ہے۔ کہ اخبار احسان اور زمیندار کی طرف سے احمدیہ ریفارم لیگ کے نام سے بے بنیاد اور جھوٹے الزامات ہمارے واجب الاطاعت امام اور جماعت کے معزز کارکنان کو بدنام کرنے کے لئے لگا کر ہمارے مذہبی جذبات کو سخت مجروح کیا جا رہا ہے۔ اس لئے یہ لیگ گورنمنٹ کو توجہ دلاتی ہے کہ ان اخبارات سے قانونی سلوک کیا جائے۔

۳۔ لیگ ہذا مسٹر مظہر علی اظہر اور حکیم نور دین کی ۱۴ مئی کی شب کی تقریروں کو جو ان لوگوں نے لائل پور میں کیں۔ نہایت اشتعال انگیز اور سخت منافرت پھیلانے والی خیال کرتی ہے اور حکومت کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ وہ مؤثر کارروائی کرے۔ ورنہ سخت نقض امن کا اندیشہ ہے۔

۴۔ ان قراردادوں کی نقول پریس اور گورنمنٹ کو بھیجی جائیں۔

عصمت اللہ خان وکیل سکرٹری نیشنل لیگ لائل پور

سلور جوبلی اور احراری

احراریوں کو سلور جوبلی کا بائیکاٹ کرانے میں جس عبرتناک ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان کی طرف سے ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کا دعویٰ جس طرح باطل ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کا اقرار احراری خود کر رہے ہیں۔

چنانچہ ایک احراری کو جہلم میں "سلور جوبلی میڈل" حاصل ہوا۔ تو احرار کے نفس ناطقہ "احسان" نے اسے اس قدر قابل فخر سمجھا۔ کہ اس خبر کو صفحہ اول پر چوکھٹے میں درج کیا۔ اور "ادیب صاحب کو حکومت عالیہ کی طرف سے سلور جوبلی میڈل کے اعطاء کو "قدر شناسی کا ثبوت" گردانا ہے۔ اور لکھا ہے کہ "حکومت کی اس ادیب نوازی پر ہر طرف مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے"

سوال یہ ہے۔ کہ جب آٹھ کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مجلس احرار نے اس تقریب کے بائیکاٹ کا فتویٰ صادر کیا تھا۔ تو یہ لوگ جو اس معمولی سے اعزاز پر اس قدر اظہار مسرت کر رہے ہیں۔

کیا یہ خود مجلس احرار کی ذلت کا اقرار نہیں کر رہے۔

ضروری اطلاع

۲۷ مئی کا اخبار حسب معمول شائع نہیں ہوگا۔ اور ۲۸ کا اخبار بوجہ ۲۶ مئی کے جلسہ کی مصروفیات کے نہیں چھپ سکے گا۔ اس لئے اگلا پرچہ ۲۹ کا شائع ہوگا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

یکم جون ۱۹۳۵ء سے تیسرے درجے کے ذریعہ سستے واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل سٹیشنوں سے اور ان تک۔ ان کے سامنے مندرج کرایہ پر تجربۃً جاری کئے جائیں گے۔

(۱) قادیان مغلاں تا لاہور } سستا واپسی کرایہ
لاہور تا قادیان مغلاں } ۱-۱۱-۰

(۲) قادیان مغلاں تا امرتسر }
امرتسر تا قادیان مغلاں } ۰-۱۵-۰

(۳) قادیان مغلاں تا گورداسپور }
گورداسپور تا قادیان مغلاں } ۰-۱۲-۰

واپسی سفر۔ ٹکٹ کے جاری ہونے کی تاریخ سے لے کر دوسرے دن کی آدھی رات تک ختم ہو جانا چاہیئے۔ اگر ایسے ٹکٹ استعمال نہ کئے جائیں تو کرایہ واپس نہیں دیا جائے گا۔ ٹکٹ منتقل نہیں کئے جا سکتے۔ اور مسافروں کو سفر کے دوران میں سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں۔

چیف کمرشل مینجر لاہور

تلاش روزگار

ایک مخلص احمدی دوست جن کی تعلیم میٹرک تک ہے۔ اور آٹھ سال تک بطور آئل انجن میکینکس اور فٹر کام کیا ہے۔ ریلوے برج سکیم میں بھی تجربہ رکھتے ہیں۔ میکینکس کے کام میں ماہر ہیں۔ اور آج کل بے روزگار ہیں اپنے خاندان میں بوجہ اکیلے مبائع ہونے کے سخت پریشان ہیں۔ کوئی بھائی ان کے لئے ہندوستان یا بیرون ہند میں ملازمت کی کوشش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار۔ عبدالمجید احمدی سکرٹری تعلیم و تربیت نمبر ۵/۴ لیک اسکوئر۔ نئی دہلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

احمد آباد ۲۳ مئی۔ راجکوٹ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت ہند اور کاٹھیاواڑ کی ریاستوں میں معاہدہ ہوا ہے جس کے رُو سے جام نگر۔ پوربندر۔ جوناگڑھ اور موردی کی ریاستیں ایک سال میں صرف ۵ لاکھ روپیہ بطور بحری محصول وصول کرسکتی ہیں۔ برطانی آمد کی مالک حکومت ہند ہوگی۔ ریاست بھاؤنگر سے بھی ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے رُو سے ۵۰۰ لاکھ روپیہ سے زیادہ محصول حاصل نہیں کرسکتی۔

دہلی ۲۲ مئی۔ مقامی ایڈن کالج کے منتظمین کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ ایک سال میں بغیر کسی مزید تیاری کے امریکہ کی وسکائن یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری دلا دیتے ہیں۔ یونیورسٹی مذکور سے دریافت کیا گیا۔ تو اس نے اس کی تردید کی۔ اور ایڈن کالج کے منتظمین کے خلاف قانونی کارروائی کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور ۲۳ مئی۔ آج شام کے چھ بجے ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا

پیرس ۲۲ مئی۔ ہر ہٹلر کی تقریر پر فرانسیسی اخبار عجیب وغریب تبصرے کر رہے ہیں۔ ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ اس میں کوئی نئی بات نہیں۔ دُوسرے نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی کے نامعقول دلائل سادہ لوح حکومتیں ہی مان سکتی ہیں۔ ایک اور اخبار نے لکھا ہے۔ کہ یہ تقریر اشتراکیت اور سوویٹ یونین کے متعلق ایک اعلانِ جنگ کی حیثیت رکھتی ہے۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ ہوائی طاقت میں اضافہ کے متعلق حکومت نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے نتیجہ میں ایر فورس میں بھرتی شروع ہونے والی ہے۔ آئندہ دو سال میں پچیس سو ہوا باز اور ۲۵ ہزار دوسرے کارکنوں کو بھرتی کیا جائیگا۔ ریزرو ملازم بھی بلائے جائیں گے۔ اور پرانے ملازموں کو ریٹائر کرنا بھی فی الحال بند کردیا جائے گا۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ آج ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر بالڈون نے کہا۔ کہ آج ہر ہٹلر کی تقریر کا مفصل جواب دینا تو ناممکن ہے۔ مگر میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اس پر پورے طور پر غور کیا جائے گا۔ گورنمنٹ اس کے اعلان کا خیر مقدم کرتی ہے۔ اس کی تقریر میں کچھ روشنی ہے۔ اور ہم کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اور دُنیا سے جنگ کا خاتمہ کرنے کے لئے ایک اور کوشش کرنی چاہیے۔

لاہور ۲۳ مئی۔ چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ نے الہ آباد ہائیکورٹ کے ایک ایڈووکیٹ مسٹر بھگوتی چرن کو پیلیز بنک کا لیکوئیڈیٹر مقرر کیا ہے۔ اور ان کے لئے پندرہ سو روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر کی ہے۔

لکھنؤ ۲۳ مئی۔ شہر لکھنؤ اور ضلع کے دیگر مقامات سے شدت گرمی کے باعث کئی اموات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

بمبئی ۲۳ مئی۔ مسز کملا نہرو اہلیہ پنڈت جواہر لال نہرو آج بحالیٔ صحت کے لئے یورپ روانہ ہوگئیں۔ انہیں آرام کرسی پر بٹھا کر جہاز میں سوار کرایا گیا۔

واشنگٹن ۲۳ مئی۔ حکومت نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں چاندی کے غیرملکی سکوں کی درآمد بند کردی ہے۔ وزیر خزانہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت نے یہ قدم ان ممالک کی امداد کے لئے اٹھایا ہے جہاں دھات کی قیمت سکے کی قیمت سے بڑھ گئی ہے۔ خاص حالات میں لائسنس جاری کرنے کی گنجائش رکھ لی گئی ہے۔

لاہور ۲۳ مئی۔ پنجاب ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ آج شب شملہ روانہ ہوگئے۔ وہاں سے ۴ جون کی صبح لاہور آکر اسی شام کو انگلینڈ جانے کے لئے بمبئی روانہ ہوجائینگے۔ اور موسم گرما کی تعطیلات گذارنے کے بعد واپس آئینگے۔

میڈرڈ ۲۲ مئی۔ پانچ فوجی افسروں اور پانچ صد بحری فوج کے سپاہیوں کو کمیونسٹ پراپیگنڈا کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا ہے اس کارروائی سے سخت انقلابی سازش دب گئی ہے۔ اور ملک میں کوئی بدامنی پیدا نہیں ہوئی۔

کلکتہ ۲۳ مئی۔ ایک مسلمان کو اسلحہ کی ناجائز درآمد کے قانون کے ماتحت حکم دیا گیا ہے۔ کہ فوراً کلکتہ سے نکل جائے۔ اور ۲۵ سال تک یہاں داخل نہ ہو

میرٹھ ۲۲ مئی۔ یو۔ پی گورنمنٹ اپنے بائی لاز میں تبدیل کر رہی ہے۔ اور آئندہ کے لئے یہ قانون بنایا جارہا ہے۔ کہ میونسپل حدود کے اندر کوئی شخص ٹیلیفون یا ٹیلیگراف کے تاروں کے نزدیک نہ تو پتنگ اڑا سکتا ہے۔ اور نہ فٹ بال کھیل سکتا ہے۔ اس قانون کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی ہے کہ اس طرح پیغام رسانی میں گڑبڑ کا امکان ہے۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کے لئے پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا تجویز کی گئی ہے۔

کراچی ۲۲ مئی۔ کراچی ٹریجیڈی لیگ نے پانچ ہزار روپیہ کے اس عطیہ کو نامنظور کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو حکومت بمبئی نے مقتولین کے ورثاء اور مجروحین کی امداد کے لئے پیش کیا تھا۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ ڈیلی میل کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ کیبنٹ میں تبدیلی کا اس ہفتہ فیصلہ ہوجائیگا۔ اور مسٹر میکڈانلڈ وزارت عظمےٰ مسٹر بالڈون کے سپرد کردیں گے

حیدر آباد دکن ۲۳ مئی۔ شہزادہ اعظم جاہ ولی عہد سلطنت ورانگل کے جنگلات میں چھ ہفتے شکار کھیلنے کے بعد واپس آگئے ہیں۔ اس عرصہ میں آپ نے ۴۳ شیر، آٹھ ریچھ اور ۴ مگرمچھ شکار کئے

شملہ ۲۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے سیکرٹریوں کی میعاد عہدہ میں تین سے چار سال تک کی توسیع کی تجویز زیر غور ہے۔ یہ تجویز اصلاحات کے نفاذ کے پیشِ نظر ہے۔ کیونکہ آئندہ فیڈرل وزراء کا انتخاب پبلک سے کیا جائے گا۔

بغداد ۲۲ مئی۔ ۱۲ تاریخ کو عراق کے علاقہ فرات میں خونیں بغاوت ہوگئی تھی۔ ہوائی فوجوں نے باغیوں پر شدید بمباری کی جس سے بیسیوں آدمی ہلاک ہوگئے۔ اب بغاوت پر قابو پالیا گیا ہے۔ باغیوں نے ریلوے لائن کو خراب کردیا تھا۔ جو دوبارہ جاری کردی گئی ہے۔

شملہ ۲۳ مئی۔ مداخیل قبیلہ کے ملک زنگی کے قتل کے نتیجہ میں قبائل میں دو روز تک شیروانی کے مقام پر خطرناک لڑائی ہوئی۔ فریقین کے لشکروں نے ڈیڑھ لاکھ گولیاں چلائیں۔ قریباً ایک سو بم استعمال کئے گئے اس ہنگامہ میں ۴۲ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

کرنل لارنس کی وفات کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ خبر غلط ہے۔ اور اس لئے پھیلائی گئی ہے۔ کہ کرنل کو کسی اہم سیاسی مشن پر بھیجا جارہا ہے۔ اس خبر سے ان کا رستہ صاف کرنا مقصود ہے۔

گجرات ۲۳ مئی۔ چند دنوں سے شدت کی گرمی پڑ رہی ہے۔ بار ایسوسی ایشن کی درخواست پر ڈپٹی کمشنر نے ہائیکورٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ عدالتوں کا وقت تبدیل کردیا جائے۔

امرت سر ۲۳ مئی۔ لوکل گوردوارہ کمیٹی دربار صاحب امرت سر کے ایک اجلاس میں ایک قرارداد اس مطلب کی پاس کی گئی ہے کہ گورو رام داس کے لنگر سے تین دن سے زیادہ کسی شخص کو کھانا نہ دیا جائے۔

لائلپور ۲۳ مئی۔ حکومت کی طرف سے پنجاب میں گندم کی پیداوار کا جو اندازہ شائع کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق ضلع لائلپور کے بعض بڑے بڑے زمینداروں نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ یہ اندازہ صحیح نہیں۔ ضلع لائلپور میں جو گندم پیدا ہوئی ہے۔ اس میں آٹے کا نام ونشان نہیں تھا۔

موگہ ۲۲ مئی۔ ایک سال کا عرصہ ہوا۔ فیروزکوٹ جیل سے ۷ ڈاکو بہت سی بندوقیں اور کارتوس لے کر فرار ہوگئے تھے۔ سخت تگ ودو کے بعد پولیس نے ان میں سے ایک مشہور ڈاکو کو گرفتار کیا ہے۔

مدراس ۲۲ مئی۔ بادن روسیوں کا ایک گروہ جو کل مدراس پہونچا تھا۔ آج شب فرانسیسی جہاز پر سوار ہوکر عازم برازیل ہوگیا وہاں ان کا رہائش کرنے کا ارادہ ہے پناہ گیروں کا یہ گروہ ہندوستان میں خصوصاً کشمیر میں دو سال رہا۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ جنرل ہرٹ زوگ پرائم منسٹر مشرقی افریقہ کو آج بکنگھم محل میں بادشاہ نے ...

رعبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔